قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲۰۵۰ روپے ۔ سستا ایڈیشن : ۸ روپے ۔ صفحات : ۶۳۵

قاضی ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف کتاب الخراج دینی احکام کا ایک نہایت قیمتی خزانہ ہے۔ اس بنا پر اس کتاب کو اسلامی ادب میں ہمیشہ ایک اساسی حیثیت حاصل رہی ہے ۔ اس کتاب میں اسلامی نظامِ معیشت کے صرف اصول ہی بیان نہیں کیے گئے بلکہ خلفائے راشدین کے مبارک عہد کے واقعات سے استشہاد کیا گیا ہے۔ معیشت کے علاوہ اس میں اسلام کے سیاسی احکام کی بھی وضاحت کی گئی ہے ۔ درحقیقت یہ قابلِ قدر تصنیف اسلامی نظامِ حیات کے اجتماعی نقوش کو بڑی عمدگی سے اُجاگر تی ہے ۔

مکتبہ چراغِ راہ نے اسلامی تعلیمات کے اس بیش قیمت مجموعے کو اردو میں منتقل کروا کر علم اور خصوصاً علم دین کی بہت بڑی خدمت کی ہے ۔ اس کتاب کی غیر معمولی اہمیت اور اس کے مباحث کی گہرائی اس بات کی متقاضی تھی کہ کوئی ایسا صاحب علم اسے اُردو کے قالب میں ڈھالے جو نہ صرف عربی زبان سے اچھی طرح واقف ہو بلکہ دینی علوم اور علومِ جدیدہ کے بارے میں بھی بڑی ٹھوس معلومات رکھتا ہو۔ چنانچہ اس فرض کی انجام دہی کے لیے علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبۂ معاشیات کے رُکن جناب نجات اللہ صدیقی صاحب کا انتخاب کیا گیا۔ فاضل مترجم نے اس کام کو جس دیدہ وری اور محنت سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے وہ ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے ۔ آغاز میں انہوں نے سو صفحات کا ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے اور آخر میں ایک جامع اشاریہ مضامین بھی شامل ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب سارے علمی حلقوں سے خراجِ تحسین حاصل کرے گی۔

کتاب کا معیارِ طباعت اور کتابت عمدہ ہے۔

---

**ISLAM IN THEORY AND PRACTICE**

تالیف : محترمہ مریم جمیلہ ۔ شائع کردہ : محمد یوسف خاں ، سنت نگر لاہور۔ ملنے کا پتہ : مکتبۂ یوسفیہ ۲۲ ایلیمن سٹریٹ ، ہال روڈ ، لاہور صفحات ۲۹۴ ۔ قیمت دس روپے ۔

محترمہ مریم جمیلہ کی یہ فاضلانہ تصنیف "اسلام نظریہ اور عمل میں" تین حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں انہوں نے بڑے دلچسپ انداز میں اُن محرکات کا ذکر فرمایا ہے جن کی وجہ سے انہوں نے اپنے آبائی

مذہب کو خیرباد کہہ کر اسلام کو قبول کیا۔ پھر انہوں نے اسلامی اقدار کی روشنی میں مغربی الحاد اور لادینیت پر ایک بھرپور تنقید کی ہے اور اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ مستشرقین اسلام کا کس طرح جان بوجھ کر نہایت غلط تصور پیش کرتے ہیں۔

دوسرے حصے میں انہوں نے اسلامی تعلیمات پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ یوں تو یہ ساری بحث بڑی اچھی ہے لیکن انہوں نے مسلمان عورت کے دائرہ کار پر جو خیالات پیش کئے ہیں اُن سے اُن کے اسلام کے بارے میں صحیح نقطۂ نگاہ کی پوری طرح ترجمانی ہوتی ہے۔

تیسرے حصے میں انہوں نے مختلف تحریکات اور دورِ جدید میں امت کے نامور مُصلحین کے افکار کی نہایت جچے تُلے انداز میں وضاحت کی ہے اور جہاں جہاں انہوں نے کوئی غلطی محسوس کی ہے وہاں اس کی نشاندہی بھی کردی ہے۔ اس حصے کے چند عنوانات یہ ہیں:- محمد بن عبدالوہابؒ کی تحریک، سنوسی تحریک شاہ ولی اللہؒ، سید احمد شہیدؒ، پرنس حلیم پاشاؒ، جمال الدین افغانیؒ، سید رشید رضاؒ اور ان کی تحریک، شیخ حسن البناؒ اور الاخوان المسلمون، مولانا محمد علی جوہرؒ، علامہ اقبالؒ اور اُن کا پیغام، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعتِ اسلامی۔

یہ کتاب معلومات کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ خصوصاً ایک غیر مسلم کے لئے اس کا مطالعہ بڑا مفید ثابت ہوسکتا ہے مگر اس کتاب کا ہمارے نزدیک سب سے روشن پہلو مُصنفہ کا اسلام کے متعلق صحیح تصور اور مغربی تہذیب اور اس کے نظریات اور عملی مظاہر کے بارے میں صحیح ردِ عمل ہے۔ اِس دَور میں جبکہ بعض بڑے بڑے اہلِ علم غالب تہذیب کے رُجحانات سے متاثر اور مرعُوب ہو رہے ہیں۔ اس مادّی تہذیب کی آغوش میں جنم لینے والی اور پرورش پانے والی کسی خاتون کا دین کے مزاج کو صحیح طور پر سمجھ کر اُسے اپنانے کے لئے بھرپور کوشش کرنا اور مغرب کی ذہنی غلامی میں گرفتار لوگوں کو آزادی کی دعوت دینا، حیرت انگیز کارنامہ ہے۔

فاضل مُصنفہ کی زبان بڑی سلیس اور رواں ہے اور وہ اپنی بات کو سلیقے کے ساتھ کہنے کی نہایت اچھی استعداد رکھتی ہیں۔ معیارِ طباعت عمدہ ہے۔ پروفوں کے پڑھنے میں البتہ پُوری احتیاط سے کام